عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانی

حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

ختم نبوت کا انکار یا اس میں کوئی تاویل کفر ہے:

ختم نبوت کا عقیدہ سمجھنے اور جاننے میں کسی بھی شخص کو کوئی دشواری یا اشکال نہیں۔ چنانچہ ہر زمانہ میں تمام روئے زمین کے مسلمان حدیث ذیل کے الفاظ سے اس عقیدہ کو بخوبی سمجھتے رہے ہیں:

ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی (جامع الترمذی، ج۲،ص۵۱)

ترجمہ:...... بے شک رسالت ونبوت کا سلسلہ منقطع ہو گیا، پس میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہوگا، نہ کوئی نبی۔''

یا حدیث شریف کا مذکورہ ذیل جملہ اس مسئلہ کو سمجھانے کے لیے ہر خاص وعام شخص کے لیے کافی ووافی ہے:

''ذھبت النبوة وبقیت المبشرات'' (ترمذی،۲:۲،ص۵۱)

ترجمہ: ''نبوت تو ختم ہوگئی اب تو صرف ''بشارت دینے والے خواب'' رہ گئے ہیں۔''

ان ہر دو حدیثوں کے ظاہری الفاظ اور ان کے متبادر معنیٰ ختم نبوت کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتے (اور ہر عالم وغیر عالم آدمی بغیر کسی تردد وتذبذب اور اشکال ودشواری کے ان احادیث کے الفاظ سے یہ جانتا اور سمجھتا ہے کہ نبوت ورسالت کا جو سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا، وہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ختم ہو چکا، اب نہ کوئی نبی ہو سکتا ہے نہ رسول)

ختم نبوت پر اعلانِ برسرِ منبر:

جب یہ عقیدہ ''شہرت وتواتر'' کے اس مرتبہ کو پہنچ چکا ہے کہ خود صاحبِ نبوت علیہ الصلوٰۃ والسلام برسرِ منبر ایک سو پچاس مرتبہ بلکہ اس سے بھی زیادہ بار واضح اور غیر مبہم الفاظ (احادیث) میں مختلف مواقع اور مجامع میں اس کا اعلان اور تبلیغ فرماتے ہیں اور کبھی ادنیٰ اشارہ بھی اس طرف نہیں فرماتے کہ اس میں کسی ''تاویل'' کا امکان ہے اور عہدِ نبوت سے اب تک امتِ محمدیہ کا ہر خاص وغائب فرد عہد بہ عہد اس عقیدہ کو سنتا، سمجھتا اور مانتا چلا آتا ہے۔ حتیٰ کہ ہر زمانہ میں تمام مسلمانوں کا اس پر ایمان رہا ہے کہ: ''خاتم الانبیاء (سیدنا محمد) صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کوئی نبی نہ ہوگا۔''

پنجاب کا ایک ملحد اور دعویٰ نبوت وعیسویت:

لیکن تیرہ سو سال بعد پنجاب سے ایک ملحد اٹھتا ہے جو ان تمام نصوصِ صحیحہ میں، ماضی کے زندیقوں کی طرح نت نئی تحریفیں اور تاویلیں کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے ''ابنِ مریم'' میرا نام رکھا ہے اور وہ ''عیسیٰ ابن مریم'' میں ہی

ہوں جس کے آخر زمانہ میں آسمان سے نازل ہونے کی پیش گوئی احادیث میں کی گئی ہے اور وہ یہودی جن کو ابن مریم قتل کریں گے، اس سے مراد عہدِ حاضر کے وہ علماء اسلام ہیں جو میری نبوت پر ایمان نہ لائیں، اس لیے کہ وہ یہودیوں کی طرح ظاہر پرست اور روحانیت سے محروم ہیں۔''

اس ملحد کی حقیقت:

حالانکہ اس ملحد کو اتنا بھی پتا نہیں کہ اگلے زمانہ کے وہ ''زندیق وملحد'' جن کا نام ونشان بھی آج صفحۂ ہستی سے مٹ چکا ہے، وہ اس ''روحانیت'' میں (اگر یہ ''بے دینی'' ہی روحانیت ہے) اس ملحد سے بہت بڑھ چڑھ کر اور غیر معمولی قوتوں کے مالک تھے۔

مرزا جیسے جھوٹے مدعیانِ نبوت کا انجام:

یاد رکھیے! اللہ تعالیٰ نے مذکورہ ذیل آیت میں مرزا غلام احمد جیسے بے دینوں اور نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کے المناک انجام اور رسوا کن حشر کا حال بیان فرمایا ہے:

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَ لَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ وَّ مَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَوْ تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَ كُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ (الانعام:۹۳)

ترجمہ:......اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے (۱) جو خدا پر جھوٹا بہتان لگائے (کہ اس نے مجھے نبی بنایا ہے)۔ (۲) یا جو دعویٰ کرے کہ میرے پاس وحی بھیجی گئی ہے (اور میں صاحبِ وحی نبی ہوں) حالانکہ اس کے پاس قطعاً کوئی وحی نہیں بھیجی گئی ہو۔ (۳) اور جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ جیسا کلام اللہ نے نازل کیا ہے، میں بھی نازل کرسکتا ہوں۔ اے مخاطب! اگر تو اس منظر کو دیکھے جب یہ ظلم کرنے والے سکرات موت کی حالت میں ہوں گے اور (موت کے) فرشتے ان سے ہاتھ بڑھائے کہہ رہے ہوں گے: لاؤ نکالو اپنی جانیں، آج تم کو اللہ پر ناحق بہتان لگانے اور اس کی آیات پر ایمان لانے سے تکبر (اور انکار) کرنے کی پاداش میں رسوا کن عذاب دیا جائے گا۔''

واضح ہو کہ مرزا غلام احمد ان تمام دعوؤں کا صاف اور صریح الفاظ میں جگہ جگہ اپنی تصانیف میں دعویٰ کرتا ہے اور یہی اس کا انجام ہے۔

مرزا غلام احمد کے بعد مرزائیوں میں پھوٹ اور ''لاہوری، قادیانی'' کی تقسیم:

اس بے دین کے جہنم رسید ہونے کے بعد اس کے دُم چھلوں میں پھوٹ پڑ گئی اور ہر گروہ ''اپنی اپنی ڈفلی، اپنا اپنا راگ'' الاپنے لگا، چنانچہ ایک گروہ (لاہوری مرزائی) تو اس کی امت سے بالکل ہی الگ ہو گیا اور اس نے دعویٰ کیا کہ: '' مرزا غلام احمد نبی نہ تھا، نہ کبھی اُس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور نہ رسول اللہ کے بعد کوئی نبی ہوسکتا ہے، بلکہ وہ تو مہدی

آخرالزماں تھا اور (پناہ بخدا) مسیح محمدی تھا (یعنی وہ عیسیٰ جو امتِ محمد یہ میں آنے والے ہیں)۔''

دھوکا:

یہ محض ایک فریب ہے اور دھوکہ جس کا مقصد صرف مسلمانوں کے بغض، عداوت اور نفرت و بےزاری سے بچنا اور مسلمانوں کو مرزا غلام احمد اور اپنی جماعت سے مانوس کر کے خود کو اور مرزا کو مسلمان ثابت کرنا اور ٹٹی کی آڑ میں سیدھے سادے مسلمانوں کو شکار کرنا تھا، لیکن (مسلمان اس دھوکے میں نہیں آسکتے ان کا) متفقہ فیصلہ اور فتویٰ ہے کہ

:''جو شخص مرزا غلام احمد کو بلا تردد و تذبذب کافر نہ مانے وہ بھی کافر ہے۔''

اس ملحد نے اپنی تحریروں اور کتابوں میں جگہ جگہ نہ صرف ''نبی'' بلکہ ''رسول'' اور ''صاحبِ شریعت رسول'' ہونے کے ایسے بلند بانگ دعوے کیے ہیں کہ آج تک ان سے فضا گونج رہی ہے۔

مرزائیوں کا حکم:

جو لوگ ان مرزائیوں کے بارے میں زیادہ سے زیادہ احتیاط کرنا چاہتے ہیں وہ صرف اتنا کر سکتے ہیں کہ ان سے توبہ کرا لیں، اگر یہ مرزائیت سے توبہ کریں تو فبہا ورنہ قطعاً کافر ہیں۔ شریعت اسلامیہ میں ان کے لیے اس سے زیادہ مراعات کی قطعاً گنجائش نہیں، جیسا کہ کتاب میں آنے والے مباحث سے ہم نے بالا جماع ثابت کیا ہے۔

پھر یہ توبہ کرانا بھی ہر کس و ناکس کا کام نہیں ہے، بلکہ صرف اسلامی حکومت کا حاکم ہی ان کے ''کفر و اسلام'' کا قطعی فیصلہ کرنے کے وقت ان سے توبہ کرا سکتا ہے، تاکہ وہ ان کے کفر یا اسلام کا دوٹوک فیصلہ کر سکے، لیکن اسلامی حکومت اور مسلمان حاکم موجود نہ ہونے کی صورت میں، ان کے جہنم رسید ہونے تک کفر کے سوا کچھ نہیں، چاہے اسے اوڑھ لیں، چاہے بچھا لیں۔

(ماخوذ: اکفار الملحدین، از علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ)

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان
26 جون 2008ء
جمعرات بعد نماز مغرب
ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان
دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان
الداعی سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
061-4511961